

طلاق کا اختیار کسی دوسرے کے سپرد کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس بارہ میں ایک صاحب بہت جذباتی ہیں اور معمولی لڑائی میں بھی اپنے گھر والوں کو ایک طلاق یا تین طلاق دے دے گا اور بعد میں پشیمان ہوگا لہذا ابھی مشورہ سے یہ طے پایا ہے کہ وہ اپنا حق طلاق اپنے والد وغیرہ کو سپرد کر دے کہ کہیں وہ طلاق دے گا بھی تو واقع نہ ہو، شرع کے حوالہ سے اس کی وضاحت فرمائیں۔

سائل: علامہ محمد اکرم، منیجر میڈیائی سلسلہ نشاط آباد

الجواب بعون الوہاب

اپنا طلاق کا اختیار کسی دوسرے کو سپرد کرنا شرعاً جائز ہے حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی تین صورتیں لکھی ہیں، نمبر ۱: تفویض یعنی اپنے حق طلاق کا دوسرے کو مالک بنانا، نمبر ۲: توکیل یعنی کسی دوسرے کو طلاق دینے کا صرف وکیل بنانا، نمبر ۳: ترسیل یعنی بذریعہ خط یا آدمی پیغام بھیج کر اپنی عورت کو طلاق کا اختیار دینا۔

و فی الدر المختار (باب تفویض الطلاق): انواعه ثلاثة تفویض و توکیل و رسالته الخ.

قال الشامی تحت قوله المراد بالتفویض تملیک الطلاق. (ج ۴، ص ۵۵۲، طبع امدادیہ ملتان)

مذکورہ تین صورتوں میں سے تفویض (تملیک) کی صورت جائین کے حق میں بہتر ہے، لہذا شوہر (اپنے کسی عزیز یا اپنی عورت یا اس کے کسی عزیز کو) اپنا حق طلاق منتقل کرتے ہوئے یوں کہے ”میری منکوحہ فلانہ بنت فلاں کو ایک یا دو طلاق دینے کا مالک بناتا ہوں آپ جب چاہیں جیسے چاہیں اسے طلاق دے سکتے ہیں“ اب شوہر حق طلاق سوچنے کے بعد اپنا اختیار واپس بھی نہیں لے سکتا اور نہ اس کی طلاق کی ملکیت ختم کر سکتا ہے اور شوہر کے پاگل ہونے کے ساتھ ملکیت بھی باطل نہ ہوگی۔ چنانچہ صاحب درمختار توکیل اور تفویض میں فرق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

و الفرق بینہما فی خمسة احکام ففی التملیک لا یرجع و لا یعزل و لا یبطل بجنون الزوج..... بخلاف التوکیل. (ج ۴، ص ۵۵۵، ۵۵۶)

و فی البزازیة: لو قال لا جنبی طلاقھا بیدک او طلقھا ان شئت کقوله امرھا بیدک یقتصر و لا یملک الرجوع. (ج ۴، ص ۲۳۵، بزازیہ علی ہامش الہندیہ) و فی البحر: اذا زاد متی شئت کان لها التطلق فی المجلس و بعدہ لان کلمة متی عامة فی الاوقات. (ج ۳، ص ۳۲۸) و فی الدر: لا تطلق بعدہ ای المجلس الا اذا زاد علی قوله..... متی شئت او متی ما شئت او اذا شئت او اذا ما شئت فلا یتقید بالمجلس و لم یصح رجوعه.

فقط واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم

(ج ۴، ص ۵۵۴، ۵۵۵).....

کتبہ العبد محمد اعظم ہاشمی غفرلہ الغنی

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ



تصدیق

فقیہ وقت حضرت مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہم
(صدر مفتی جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا)

الجواب صحیح

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

کتاب الفناء
مکتبہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا